کیا اس بچی اور بچے کا آپس میں نکاح ہوسکتا ہے تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ "نہیں"، کیونکہ سانڈ ایک ہے۔
بہر حال ان صحیح احادیث کے مطابق بکر کا اور زید کی دوسری بیوی سے پیدا ہونے والی لڑکی کا آپس میں نکاح نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ دونوں آپس میں رضاعی بھائی بہن ہیں۔ واللہ اعلم ونسبتہ العلم الی اللہ اسلم
محمد عبید اللہ بقلم خود

(۲)

سوال نمبر (۱) داڑھی کی شرعی پوزیشن کیا ہے؟
سوال نمبر (۲) داڑھی کی مقدار طول کیا ہے؟
سوال نمبر (۳) کیا داڑھی جزو ایمان ہے
سوال نمبر (۴) کیا داڑھی جزو امامت نماز ہے؟ اگر ہے تو اس کی حد کے متعلق مدلل اور مسکت جواب دیں۔ بہتر ہے ان سوالوں کے جواب ترجمان الحدیث میں شائع کریں؟
(حکیم محمد ظفر چغتائی، کوئٹہ روڈ۔ ڈیرہ غازیخان)

ھوالموفق - ان الحکم الا للہ! واضح ہو کہ داڑھی انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی سنت متواترہ ہے جیسا کہ قرآن وحدیث میں اس کی تصریح موجود ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں حضرت ہارون علیہ وعلی نبینا السلام کے بارے میں حضرت موسیٰ کو کہا تھا:

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي ۔ (سورۃ طٰہٰ آیت ۹۴)
کہ میرے ماں جائے بھائی نہ پکڑ تو میری داڑھی کو اور نہ میرے سر کے بالوں کو"

عن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عشرۃ من الفطرۃ قص الشارب وقص الاظفار وغسل البراجم واعفاء اللحیۃ والسواک ونتف الابط وحلق العانۃ وانتقاص الماء قال مصعب بن شیبۃ ونسیت العاشرۃ الا ان تکون المضمضۃ۔

(نسائی مع تعلیقات السلفیۃ ج ۲ ص ۲۶۱)

یعنی حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس چیزیں سنن انبیاء علیہم السلام سے ہیں۔ ۱۔ مونچھیں کاٹنا، ۲۔ ناخن اتارنا۔ ۳۔ انگلیوں کی گرہوں کو

دھونا۔ ۴۔ داڑھی کو بڑھانا۔ ۵۔ مسواک کرنا۔ ۶۔ بغلوں کے بال اکھاڑنا۔ ۷۔ موئے زیار کا مونڈنا۔ ۸۔ ناک میں پانی چڑھانا۔ ۹۔ استنجاء کرنا اور منہ کی کلی کرنا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ داڑھی فطرت یعنی سنتِ قدیمہ میں شامل ہے۔ بلکہ داڑھی بڑھانے کا حکم ہے، چنانچہ صحیح بخاری میں ہے:

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھکوا الشوارب واعفوا اللحی ص۸۷۵ ج۲ صحیح مسلم ص۱۲۹ ج۱)

کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مونچھوں کو صاف کرو اور داڑھی کو معاف کرو یعنی پوری طرح بڑھنے دو" اور صحیح مسلم کی ایک روایت اوفوا اللحی اور ابوہریرہؓ کی روایت میں ارخوا اللحی خالفوا المجوس کی شرح میں امام نووی لکھتے ہیں وانہ وقع عند ابن ماھان ارجوا وجاء فی روایۃ البخاری وفروا اللحی فحصل خمس روایات اعفوا واوفوا وارخوا وارجوا وفروا ومعناھا کلھا ترکھا علی حالھا ھذا ھو الظاھر من الحدیث الذی یقتضیہ الفاظہ۔ (نووی ص۱۲۹ ج۱)

کہ داڑھی بڑھانے کے متعلق احادیث صحیحہ میں اعفوا، اوفوا، ارخوا، ارجوا اور وفروا پانچ الفاظ آتے ہیں اور ان سب کا معنی ہے کہ داڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔ حدیث کے الفاظ کا بظاہر یہی تقاضا ہے

ان صحیح احادیث سے معلوم ہوا کہ داڑھی کو مونڈانا اور کترانا جائز نہیں بلکہ داڑھی کو مونڈانا مجوسیوں کا فعل ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں خالفوا المجوس کا حکم ہے اور کسی صحیح حدیث میں داڑھی کو کترانے کی اجازت نہیں آئی۔ البتہ ترمذی میں عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے ایک روایت ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاخذ من لحیتہ من عرضھا وطولھا۔ (ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ص۱۱ ج۴)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کو طول و عرض سے کاٹ لیتے تھے مگر یہ حدیث صحیح نہیں بلکہ ضعیف ہے۔ جیسا کہ خود امام ترمذی نے عمر بن ہارون راوی پر امام بخاری کی جرح نقل کر دی ہے:

ھذا حدیث غریب وسمعت محمد بن اسماعیل یقول عمر بن ھرون مقارب الحدیث لا اعرف لہ حدیثا لیس لہ اصل او قال یتفرد بہ الا ھذا الحدیث۔

(ترمذی مع تحفہ ص۱۱ ج۴)

امام عبدالرحمن مبارکپوری لکھتے ہیں کہ عمر بن ہارون متروک راوی ہے بہرحال یہ حدیث ضعیف ہے اور قابلِ استدلال ہرگز نہیں۔"

ھاں صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر کے متعلق لکھا ہے کہ وُہ مٹھی سے زائد بال کٹوا دیتے تھے، اسی طرح حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے مٹھی بھر سے زائد ایک آدمی کی داڑھی کاٹ دی تھی اور اسی طرح حضرت ابو ہریرہؓ بھی مٹھی سے زائد داڑھی کاٹ دیتے تھے تاہم علماء نے لکھا ہے کہ کم از کم مٹھی بھر داڑھی رکھنی واجب ہے اور مٹھی سے زائد کٹوانے والے کو بُرا بھلا نہیں کہا جا سکتا۔ تاہم داڑھی نہ کٹوانا افضل ہے اور یہی اسلم ہے۔

جواب سوال ۲: سوال نمبر ۱ کے جواب میں آ گیا ہے کہ کم از کم ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے۔ اس کے کم داڑھی رکھنا مونڈوانے کے مترادف ہے۔ واللہ اعلم۔

جواب سوال ۳: جب داڑھی انبیاءؑ کی سنت ہے اور پھر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف داڑھی بڑھانے کا حکم دیا ہے بلکہ داڑھی بڑھانے کو مجوسیوں کی مخالفت قرار دیا ہے اور مجوسیوں کی مخالفت جزوِ ایمان ہے لہذا معلوم ہے کہ داڑھی بھی ان مطلوبہ افعال و اعمال میں شامل ہے جن سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

جواب سوال ۴: داڑھی منڈوانا اور مٹھی سے کم داڑھی کو کترانا فسق ہے اور داڑھی منڈوانے والا فاسق ہے اور فاسق کو امام بنانا ہرگز جائز نہیں، چنانچہ حدیث میں ہے:

اجعلوا ائمتکم خیارکم۔

کہ نیک اور متدین لوگوں کو امام بنایا کرو۔

ہاں اگر داڑھی کترانے والا نماز پڑھا رہا ہو تو اس کے پیچھے اتفاقاً نماز جائز ہے، واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

محمد عبید اللہ خان عفیف ۱۳۹۹ھ